



خالد

خواجه شمس الدین

شیخ زید

مردم، او احمدی ایدین در سال ۱۲۸۵ خورشیدی در تهران متولد شد و در سال ۱۳۰۵

تخریب

از یاران و زور و ستم باکم سید احمد قزوینی سران بردی

پیشرو سید احمد قزوینی در سال ۱۳۰۵ خورشیدی

در قزوین و در قزوین

در قزوین و در قزوین



عبدالله بن محمد بن عبد الله

[illegible]

اسی طرح اپنے سے مرگ اس شل کے قاتل میں خلا و حال الہیہ کی شہادت  
میں حضرت امی حیات کی طرف سے اپنے شل کے کہنے کی قیاسیت سے یہ کہہ کر  
یہی طرح خلا و حال الہیہ کے وہ لیا سم پر جس نام سے مشہور ہو گیا ہے

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

تمام غنہ رو فدا کر دی گئی کہ جس پر کہ ہم سے پہلے ہمارے حضرت خضر رجب ہوتے ہاوش  
 انکی ہیبت و ریاقت کو چھوڑ بہت خطرات و امور و اسرار سے بچا رہا و یا فدا کر کے  
 مجھے یہ فدا کر لیا کہ تمام ہو کہ آپ ہی کے فرما رہے ہیں۔ ایسے آپ کو اپنا ہاشمیں بنا دیا۔  
 مگر آپ کو دل بند و دل سے ہلاکت۔ اور پیرو بیعت میں شمول ہو گئے۔ حتیٰ تار  
 میں آپ کا آپ جو بہت ملائے بلکہ کچھ ہمیشہ کی زندگی میں کی تھی۔ اور اس کی تار  
 آپ کو شہید کر دی گئی کہ ہر گز نہ ہو کہ اس میں کوئی اور ہو جائے گی۔

بقیہ ماہ میری کہ اس کو میری کہ بیعت میں جس سے ظاہر ہو تا ہے کہ آپ کا  
 ذرا تقریب کے لئے اور ہائی و در و در سے ہو

### آپ کی نبوت اور رسالت

حضرت خضر علیہ السلام کے لئے ہر گز نہ ہو کہ اس کو نبی و رسول و راجع ہوا ہو  
 میں چاہتا ہوں کہ آپ کی نبی کی بات چٹائی ہو کہ میں نے اپنے جی میں تمام ہر گز نہ ہو کہ  
 غنا کو میں نے نہ دیکھا کہ آپ ہوتے کہ میں نے نہ دیکھا کہ میں نے نہ دیکھا کہ میں نے نہ دیکھا کہ  
 ہر گز نہ ہو کہ میں نے نہ دیکھا کہ میں نے نہ دیکھا کہ میں نے نہ دیکھا کہ میں نے نہ دیکھا کہ  
 ملائی تھی۔ ملا علیہ السلام۔ اور تمام نو دی آپ کو نبی۔ اور میں نے نہ دیکھا کہ میں نے نہ دیکھا کہ  
 میں نے نہ دیکھا کہ میں نے نہ دیکھا کہ میں نے نہ دیکھا کہ میں نے نہ دیکھا کہ میں نے نہ دیکھا کہ

اب تمام حضرت موسیٰ کے شخص میں آپ کو کہ ابانی فرما تا ہو قضا علیہ السلام  
 میں نے نہ دیکھا کہ میں نے نہ دیکھا کہ میں نے نہ دیکھا کہ میں نے نہ دیکھا کہ میں نے نہ دیکھا کہ  
 میں نے نہ دیکھا کہ میں نے نہ دیکھا کہ میں نے نہ دیکھا کہ میں نے نہ دیکھا کہ میں نے نہ دیکھا کہ  
 میں نے نہ دیکھا کہ میں نے نہ دیکھا کہ میں نے نہ دیکھا کہ میں نے نہ دیکھا کہ میں نے نہ دیکھا کہ  
 میں نے نہ دیکھا کہ میں نے نہ دیکھا کہ میں نے نہ دیکھا کہ میں نے نہ دیکھا کہ میں نے نہ دیکھا کہ  
 میں نے نہ دیکھا کہ میں نے نہ دیکھا کہ میں نے نہ دیکھا کہ میں نے نہ دیکھا کہ میں نے نہ دیکھا کہ

اب میں کہ اس میں میں نے نہ دیکھا کہ میں نے نہ دیکھا کہ میں نے نہ دیکھا کہ میں نے نہ دیکھا کہ میں نے نہ دیکھا کہ

عقلانی ہم حضرت ابن عباسؓ اور وہاب بن منہ سے روایت کو سنتے ہیں کہ آپ نبی خیر مرسل  
تھے۔ اسمعیل بن زیاد اور ابن جریج وغیرہ مرسل کہتے ہیں۔ مگر زیادہ لوگ آپ کو  
نبی ہی کہتے ہیں بشیخ عبدالحق محدث دہلوی نے بھی شرح مشکوٰۃ میں آپ کو نبی جو  
کہا ہے +

### حیات جاوید

سکندر ذوالقصرؓ کی رقیاتیں فرشتے سے دوستی تھیں۔ وہ اکثر بچے ہاں لے کر نکلتے  
آئیں۔ انہیں ہمیں ہو رہی تھیں کہ ذوالقصرؓ نے اس سے دریافت کیا کہ تم لوگ  
آسمانوں پر کس طرح عبادت کرتے ہو؟ اس نے کہا ہماری عبادت کے عقبے میں  
تمہاری عبادت پہنچ ہے۔ ہم میں سے بعض نیلے فرشتے ہیں جو قیام میں ہیں اور کچھ نیلے  
نبی نہیں۔ اور بعض جو زمین میں ہیں کہیں سر نہیں اٹھاتے۔ چھٹے رنگ میں ہیں اور  
اسی حالت میں گزر گئی اور اس پر انکی زبان سے یہی کلام ہے **سُبْحَانَكَ يَا مَنْ لَا يَمُوتُ**  
**يَعْبَادُكَ يَا مَنْ لَا يَمُوتُ** اسے ہر روز گائیکی عبادت تھی کہ انی جا بے تھی وہی بے نموس۔  
حضرت ذوالقرنینؓ میسنگر روئے اور اس فرشتے سے پوچھنے لگے کہ کوئی ایسی جگہ  
تو کیسے کہ میری عمر زیادہ ہو جائے اور میں خدا تعالیٰ کی عبادت کا حصہ حاصل کروں؟ فرمایا  
کہ جواب دیا کہ ہاں! اللہ تعالیٰ نے ایک چشمہ پیدا کیا ہے جس کا نام میں انجیل ہے جس کے  
پانی کی یہ خاصیت ہے کہ ایک گھونٹہ پینے سے دینی زندگی مل سکتی ہے۔ ذوالقرنینؓ نے  
اس سے اسکا پتہ دریافت کیا۔ اسنے کہا کہ اسکی جگہ بھی خبر نہیں۔ اسکا پتہ تو انوکھا  
کرنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین میں ایک ایسی تاریک جگہ پیدا کی ہے جہاں کسی گائیک نہیں مل سکتا  
شاید وہ چشمہ غلطی میں ہے۔ سکندرؓ نے تمام علاقے وقت کو بیچ کیا اور پوچھا کہ کوئی  
عین الحیاۃ سے واقف ہو۔ سب نے انکار کیا۔ پھر ذوالقرنینؓ نے سوال کیا کہ تمہاری اہانت  
میں نہیں غلات ہو۔ اس پر ایک عالم نے کہا کہ میں نے وہ صیت آدم علیہ السلام میں

ذکر ہوا ہے۔ دو قرن غم کے نزدیک ہو۔ یہ سنہ ہی ذوالقرنین نے سفر کی بیماری کی  
 اور شہر عظیم کے ساتھ اوس کی طرف روانہ ہوئے۔ کئی سال کی مسافت کے بعد اوس مقام  
 کے قریب پہنچے تاریکی وہاں کی عجیب تھی۔ ایک وہاں تھا کہ گناہ و ارتقا۔ تاکہ معلوم ہو  
 قتالہ جاتا۔ ذوالقرنین نے سب کو بت کر کے اندر جانے کی بابت مشورہ دیا۔ سب نے خلاف  
 رائے دی۔ آپچہ ہزار دیوں کو اپنی عمر ہی کے لئے منتخب کیا۔ اور وہ ہزار ہزاروں ہر  
 حضرت خضرؑ کو افسر کر کے آگے روانہ کیا۔ اگرچہ سکندر نے اپنے حاکم کو سب پریشا  
 رکھا تھا مگر خضرؑ جیسا کہ وہ کتاب گیب سے علم باطن کے ایک توحید بھر گئے۔ روایات  
 میں روانہ ہوئے۔ راہ میں آپ کو ایک صحرا نظر آیا۔ آپ نے خیال کیا کہ یہیں چڑھ جان پر  
 آپ نے اپنے ساتھیوں کو چھایا کے کنارے نہیر دیا۔ اور آپ آگے روانہ ہوئے اور خاص  
 چنے پر پہنچے۔ اسکا پانی دودھ سے زیادہ سفید و شہت دہا و شیریں تھا۔ آپ نے  
 لباس اتار کر عیسٰی علیہ السلام کو دے دیا۔ اور کچھ سے بہنہ دیکھ کر اس سے ذوالقرنین علیہ  
 السلام کو روک دیا۔ ۱۰۱۔ انہیں (امید ہونا پڑا۔ اسوقت سے حضرت خضر علیہ السلام  
 زندہ ہیں۔ اور جہاں آسمان پر حضرت یحییٰ اور حضرت ادریسؑ میں بطور زمین پر ہیں  
 حضرت الیاس علیہ السلام کے زندگی بسر کرتے ہیں۔ دریاؤں اور سمندر کے کنارے  
 پر بہتے ہیں۔ اور شام کے وقت ایک روایت کے موافق روزانہ الیاس علیہ السلام سے  
 سبز ساندھی کے قریب ملتے ہیں۔ اور بقول حضرت خواجہ بہمن بھری ۱۰ ہر سال  
 آپکی حیات جاوید حاصل کریں گے مخلوق وہ لوگ جو آپ کو حضرت آدمؑ یا قایل کیجیں  
 تہنہ کریں۔ آپکا وعدہ وایت ہی بیان کر رہے ہیں۔ ۱۰۰۔ ایک جب حضرت آدمؑ کی وفات کا  
 وقت آیا تو پہلے اپنے فرزندوں کو جمع کیا اور فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ابنِ ارض پر خدا  
 بیچنے والا ہے۔ میری نفس اپنے ساتھ لے کر ہو۔ جب انوفان فرج آیا تو حضرت فرج  
 علیہ السلام نے اپنے والد سے فرمایا کہ آدم علیہ السلام نے حق تعالیٰ شانہ سے صلہ کی

کہ جو کوئی میرے جند کو دفن کرے وہ قیامت تک زندہ رہے۔ یہ کام حضرت خضرؑ  
 علم میں آیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی زندگی نہایت فرمائی مگر یہ روایت زیادہ  
 قابل اعتبار نہیں ہے۔

نام و نسب کی بابت جو کچھ صحابہؓ ہو سکا لکھا گیا۔ حیات کے متعلق بھی جو کچھ  
 پیش کر دیا۔ مگر ہم بھی کہہنا چاہتے تھے مگر میں قصداً اسے نظر انداز کرتا ہوں کیونکہ  
 ایسی بحثوں سے اول تو کچھ حاصل نہیں۔ دوسرے ایک ابلجی ہی پیدا ہوتی ہے  
 تیسرے ممالک کے نام ہیں۔ حیات پر بیان کا اتفاق ہو۔ اب حضرت  
 خضرؑ کے دیگر حالات۔

سنئے جبکہ پھر حضورؐ کی معلوم ہوتی ہے کہ وہ قصہ جس کی طرف شروع میں اشارہ کیا  
 گیا ہے جو کہ چاروں کے علاوہ نہایت نتیجہ خیز و وسیع اثر ہے بیان کیا جائے۔

### موسیٰؑ اور خضرؑ کی ملاقات

حضرت موسیٰؑ علیہ السلام ایک رخصتی اور شادی کے سلسلے میں غلبہ پروردگار سے تھے حالانکہ  
 میں سے کسی نے اسے پہچان نہ سکا۔ یہ کہتا ہے کہ یہ وہ علم رہنے والا کو ہے۔ حضرت موسیٰؑ  
 فرمایا میں حضرت موسیٰؑ کی اس ہمارے ہی کے قدر و پروردگار تعالیٰ نے اپنے پیغمبر علیؑ  
 فرمایا کہ تم سے زیادہ علم رکھنے والا میرا ایک اور جند ہے۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا کلامی  
 ان میں اس سے کیونکر مل سکتا ہوں اور خدا ہو گا کہ اپنی زمین میں ایک تلی ہوئی مچلی  
 رکھ کر اسکی تلاش میں روانہ ہو جاؤں جہاں وہ مچلی غائب ہو جائے وہیں شخص خضرؑ  
 ہے مگر آپ اپنے خادم پریش بن لون علیہ السلام کو ہمراہ لے کر چلے۔ چلا چلا کر ایک  
 چتر کے قریب پہنچے۔ اور وہاں منزل کی موسیٰ علیہ السلام اس چتر پر سر رکھ کر سو گئے  
 اور وہ مچلی تنہا کر مچلی ہو کر سرنگ بنا کر دریا میں گھر گئی۔ پریش نے یہ ساری کیفیت  
 دیکھی مگر انہیں ہی حضرت موسیٰؑ کی کہنا یاد نہ رہا یہاں تک کہ سفر کرتے کرتے انہیں ایک مکان



اور ایک رات کا فاصلہ وہاں سے طے کر لیا۔ اتفاق سے حضرت موسیٰ کو ٹھیک لگی  
 گئی۔ اس وقت حال کہلا۔ پہرہ لہنے اور بڑی وقت سے ان مقام تک پہنچے۔ دیکھا کہ اسی  
 ہتھ پر حضرت خضرؑ ایک پہرا لٹھ ہے بیٹھے ہیں بالخصوص وہاں کی ملاقات ہوئی۔  
 حضرت موسیٰ ہم ہیں اس غرض سے آپ کا پاس آجائے کہ خدا کے ساتھ ہونے علم  
 اور ہدایت میں سے مجھے بھی کچھ دے۔

حضرت خضرؑ نے اسے موسیٰ پر جو علم بنے عنایت کیا گیا ہے وہ تم نہیں سیکھ سکتے  
 اور جو علم ملو وہ کیا ہے۔ انہوں نے انہیں سیکھ سکتا تھا۔

حضرت موسیٰ غم کیا میں تمہارے ساتھ رہ سکتا ہوں۔

حضرت خضرؑ: ہاں، مگر میری تمہاری بھینے کی نہیں۔ تم میرے افعال پر متوجہ نہ  
 حضرت موسیٰ: ہاں، میں آپ کی نیکوئی پر حاضر نہیں کروں گا۔

حضرت خضرؑ: اچھا اگر تم میرے ساتھ رہنا چاہتے ہو تو میری جو بات تمہاری ہمیشہ  
 سنئے۔ اس وقت تک نہ دریافت کرنا۔ جب تک میں خود نہیں لے نہ بتاؤں۔

حضرت موسیٰ غمناک رہا۔

اس گھنگوڑے بعد دونوں ساتھ چلے۔ سانس نے ایک کشتی آتی معلوم ہوئی جب  
 قریب پہنچی۔ حضرت خضرؑ نے کہا کہ ہمیں اس میں پہناؤ کشتی والوں نے آپہنفت  
 کشتی میں جگہ دیدی۔ تو موسیٰ دو چلے گئے کہ حضرت خضرؑ نے کشتی کا ایک تختہ توڑ دیا  
 حضرت موسیٰ نے کہا کہ یہ فی خضرؑ تھے کیا کیا۔ وہ جن لوگوں نے ہمیں بلا کر کشتی پہنچی  
 پہنچا لیا تم ان کی کشتی کے ڈوبنے کا سامان کرتے ہو۔

حضرت خضرؑ نے کہا کہ دیکھو اسی کو میں تم سے کہتا تھا۔ آخر تم سے نہ دیا گیا۔ اور  
 مجھ پر اعتراض کیا۔ لگے موسیٰ نے کہا کہ میں پہنچا دیا۔ اس قصہ کو یہ صاف کہہ  
 اور یہ کہ اسے صاف نہ دیکھو۔ یہی آئندہ۔ یہی غلطی رکھیں گے۔

غیر بات منع ہو گئی۔ دریا سے ٹکڑے دونوں ایک گھاؤں میں پہنچے۔ کچھ اسکے  
 بکر کھیل رہے تھے۔ حضرت خضر نے انہیں سے ایک لڑکے کو پکڑ کر فوج کر ڈالا۔ حضرت  
 موسیٰ نے ہر حکم چینی کی۔ حضرت خضر علیہ السلام نے کہا کہ میں اب آپ میرے ساتھ  
 نہیں آسکتے۔ موسیٰ نے ہر معافی مانگی۔ اور کہا کہ اگر آپ کے پاس اسے ایسی غلطی کی کوئی چیز  
 آپ مجھے عطا کر دیجئے گا۔

اسکے بعد دونوں ایک اور گھاؤں میں پہنچے۔ وہاں کسی نے انہیں کناویا اور  
 نہ کچھ۔ رات کی آخر میں۔ اور کہنے لگے۔ راستے میں ایک دیوار تھی۔ جس کا گز جانیے کہ  
 اندیشہ تھا۔ حضرت خضر نے اسے درست کر دیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے ہر کہا کہ اگر گھاؤں  
 کے لوگوں نے تمہاری بات نہیں پوچھی وہاں کی تمہارے دو اذیت کیوں ہادی ہوتی  
 خضر نے فرمایا۔ میں اب جلیے۔ ہذا افراتق سبحانی و سبحانی جہنم کے تو خضر نے  
 کہا کہ اب تم جلتے ہو۔ ان تینوں باتوں کی حقیقت بھی سننے جاؤ۔ وہ نئی جگہ میں  
 تختہ توڑ ڈالا تھا اس میں اکھڑے کین اور غریب لوگوں کی طبیعت تھی۔ اور یہ سب میں ایک  
 ظالم بادشاہ بننے والا تھا جسکی عادت تھی کہ ہر نابوت کشتی کو ضبط اور غصب کرتا تھا لہذا  
 ان مالکان کشتی کی بہتری اور بچانے کے لئے میں نے اس کشتی کو تروپ کر دیا۔ لڑکے  
 کی بابت یہ ہو کہ اگر وہ زندہ رہتا تو جید کا فر ہوتا اور اس کے پاس باپ نہایت مخلص نہ  
 پرست ہیں۔ اس لئے میں نے اس کا قصہ پاک کر دیا۔ دیواریں نے اس لئے بنا دی  
 کہ وہ ایک ایسے بچے کی تھی جس کے پاس باپ اس کے نیچے بہت سا عطا نہ دینا کیا تھا اگر  
 وہ گر جاتی۔ تو غیر لوگ اسے ہضم کر جاتے۔ اب جبکہ وہ جان ہو گا تو خود ان دیوہوں  
 لٹکے گا۔ اور حق حق دار کو فتح جاسکے گا۔

چودہ ایچوان میں پہلی سے روایت ہے کہ جب موسیٰ خضر علیہ السلام سے جدا  
 ہونے لگے۔ تو حضرت خضر نے ان سے کہا کہ تم میری کشتی کے قریب نہ رہو کہ ہر

ایک سے ایک بڑھ کر دیکھا حضرت موسیٰ اس تغریق سے بہت متاثر ہوئے اور  
آہیدہ ہو کر کہنے لگے مجھے کچھ وہیت کرو ایک فرمایا +

موسیٰ! اپنی بہت دینی معاملہ میں صرف کرو اور چہ چہ تبار سے لئے مفید نہ اس وقت  
ضائع نہ کرو + حالت امن میں خوف کو نہ چھوڑو + اعتدالت خوف میں امن سے نا ایسا  
اپنے کا سونے خود نور کرو + دینی افسردہ و دوسرے کا اسان نہ انھاؤ کسی کی آفت  
ہرگز نہ کرو + وہ بغیر ضرورت کہیں نہ جاؤ + بات بات پر نہ ہنسو + ناوم کی خطا معاف کرو +  
موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اچھی حدیثیں آپ کے کی ہیں خدا آپ پر اپنا انعام کرے +  
خضر علیہ السلام کہا کہ اچھا اب تم بھی میرے کچھ لے جیتیں کرو + موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا -  
زینبا کے واسطے کسی سے محبت یا صداقت نہ رکھو + کیونکہ یہ کام ایمان رکھ کر نہیں لیاؤ  
گوئی کے سامنے یہ ان کے لئے علم نہ سیکو بلکہ اس پر عمل کو نیکے سے سیکو +

یہ کہہ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی راہ لی +

کتابوں سے حضرت خضر کا رحل قبول علی اللہ علیہ وسلم سے لیکر سنانوں کے  
کی مشائخ اور بزرگوں سے طرا علم ہوتا ہے + ایک دفعہ حضرت اساتھاب علیہ الصلوۃ  
والسلام کا زخانی میں مشغول تھے + ناگا وہ آپ کو دیر اس کے پیچھے سے آواز دینی کہ کوئی آتا  
ہے اللہم اجیب علی ما یخیر فی فی حق رضا وندا مدد کر میری اس میں شے پر  
کہ نہات سے بھلا اس شے سے جس سے تو نے بھلا نہ لیا ہے + آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے یہ سن کر فرمایا کہ میں دعا میں اسکی بہن کو کیوں نہیں ملا تا آواز دانی اللہم اجیب  
مستوفی الصالحین وانی ما اکتفم اللہم رضا وندا مدد دینی کر بھلا شوق صالحین کا اس  
شے کی طرف جس کی طرف تو نے اٹھاؤ رز و مند کیا + یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے اس بن الکت کو حکم دیا کہ بن صاحب سے جا کر کہہ میرے استغفار کریں + فرمایا  
کہ میں نے معلوم ہوا کہ وہ ہیں وہ ہمارے بزرگ خضر تھے + عابد بن عبد اللہ نے روایت کی ہے

اس وقت حضور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو بعد وفات غسل دیا جا رہا تھا۔ حاضرین صحابہ نے سننا کہ کوئی کہتا ہے سلامتی ہو تمہارے اہل بیت نبوت الخ! حاضرین نے کہا کہ یہ حضرت خضر علی آواز تھی۔

حضرت امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن طواف خانہ کعبہ میں حضور تہاناکا و میں نے دیکھا کہ ایک شخص خلاف کعبہ کو ہڑتے ہوئے یہ دعا کرتا ہے: **يَا مَنْ يَسْتَعِزُّ بِكَ عَنِ النَّجَمِ يَا مَنْ لَا تَقْطَعُ الْمَسَايِلُ يَا مَنْ لَا يُؤَيِّمُ بِالْحَنَامِ (الْحُلَيْنِ) الْكَافِي بِيَوْمِ عَمُوكَ وَحَلَاوَةِ سِرِّمَتِكَ** میں نے اس شخص سے کہا: اس دعا کو چہرہ زدہ اس نے کہا کہ کیا آپ اس دعا کو سنائیں نے جواب دیا ہاں سننا۔ اسے کہا کہ ہر روز اس دعا کو پڑھائیے قسم و اس وقت ہال کی جسے قبضے میں خنجر کی جان ہے کہ اگر آپ گناہ آسمان کے ستاروں اور زمین کے سنگریزوں کے برابر بھی ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اس دعا کے صدق میں سب کو ہشدرگاہ۔

طبرانی نے کتاب المعاد میں ابو عبد اللہ قاضی ج سے روایت کی ہے کہ سلیمان ابن عبد الملک نے ایک شخص سے قتل کا حکم دیا۔ وہ فرار ہو گیا۔ ابن عبد الملک نے کہا کہ اگر وہ شہر شہر اس کے پیچھے لوگ دہرائیں گے۔ وہ مفرور جہاں پہنچ کر جاتا۔ جی ہنسنا کہ وہ جہاں پہنچے وہ ہنسنے لگے۔ آخر مجبور ہو کر ایک دن ایک صحرا میں پہنچا جہاں آدم زاد کا دور دورہ رہتا تھا۔ یہاں ایک اُس نے دیکھا کہ ایک شخص نماز پڑھ رہا ہے۔ اہل قریہ نے انداز کیا کہ میرے پاس ہے کیا جس سے مجھے خوف ہو۔ اس نے اس کے پاس ہی جا کر کھڑا ہو گیا جب وہ شخص نماز سے فارغ ہوا تو اس طرح گویا ہوا کہ جھکوسٹہ ابن عبد الملک کا خوف ہے۔ اسے کہا ہاں اس نماز گزار شخص نے کہا کہ اس کا کیا کہ

**سُبْحَانَكَ يَا وَجِلَ الدُّنْيَا لَيْسَ غَيْرُكَ إِلَّا سُبْحَانَ الْقَدِيمِ الَّذِي لَا بَادَ عَكَ  
لَهُ سُبْحَانَكَ يَا دَائِمَ الدُّنْيَا لَا تَفَادُلُ سُبْحَانَكَ يَا كَلِّكَ يَوْمَ تَفَادُلُ**

سُبْحَانَ الَّذِي فِي يَمِينِهِ مَقْعَدُ رَبِّي وَمَا أَكْفَىٰ سُبْحَانَ  
الَّذِي عَلَّمَ كُلَّ شَيْءٍ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ

اس شخص کا بیان ہے کہ اُس غلے کے یا درختے ہی میرے دلیر یا اطمینان کا  
ہندہ ہو گیا کہ میں اپنے دن واپس آیا اور غاص سلیمان بن عبد الملک کے مکان پر پہنچا  
اُس دن اتفاق سے اُس نے اپنے ہاں آنے کی عام جانٹ دی تھی میں ہی  
اندھلا گیا سلیمان بھونے پر لینا ہوا تھا مجھے دیکھ کر اُس نے اپنے قریب بکھول دیا اور  
مخجلہ پشہ پاس بھا کر کہا کہ میں تیرے خون کا پیاسا تھا مگر اس وقت نہ جانے کیا  
بات ہے کہ میں تجھے اپنے پاس بٹھائے بغیر نہیں رہ سکا۔ تو نے مجھ پر بادلوں نہیں  
کر دیا۔ میں نے کہا کہ ہرگز نہیں۔ اور اس کے بعد میں نے سارا عقد جو مجھ پر گزرا تھا  
تسلیا۔ اُس نے کہا کہ بیشک وہ خضر علیہ السلام تھے۔

خضر مافی فی السعۃ فرماتے ہیں کہ میرے پاس ایک حجرہ تھا جب میں کہیں باہر  
جاتا تو اسے مقفل کر دیتا اور کبھی اپنے پاس رکھ لیتا۔ ایک دن جو میں نے واپس آنے  
میں حجرہ کھولا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص کہیں بیٹھا ناگزیر رہا ہے میں تو گیا۔ اس نے  
کہا کہ بشر مافی خوف نہ ہو میں بتا رہا ہوں ابوالعباس خضر میں نے عرض کیا کہ  
مجھے کوئی وعظیم کیجیے فرمایا یہ بڑا کرو۔ اَسْتَغْفِرُ اللہَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ اِنَّ رَبَّیْہِ لَکَ  
لَعَلَّکَ تَرْجِعُ اِلَیْہِہٖ فَاَسْأَلُہُ الشَّوْکَہُ وَاسْتَغْفِرُ اللہَ مِنْ كُلِّ عَقْدٍ عَقَدْتُہُ عَلَیْ  
نَفْسِیْ مَعْلُومَہٗ وَلَمْ اَفِ بِہِ ۚ

ناظرین! یوں تو بندگان دین اور خضر خضر کی ملاقاتوں کی بہت سی روایتیں  
ہیں۔ مگر یہاں صرف انہیں ذکر کیا گیا ہے جو آپ کے لئے مفید ہو سکتی ہیں۔ عبد اللہ  
نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ  
فرمایا کہ تم کو کوئی شخص خضر علیہ السلام کے کلمات پڑھ کر کہے گا کہ تم کو کبھی نہ

یعنی تم خضرؑ علیہ السلام کے کلمات چمک رہے تھے ہوں کو محو کرو۔ اس نے حضرتؑ کی اجازت  
 اور ان کلمات خضرؑ سے فائدہ اٹھائیے۔ اب وہ ایک مصافحات تکمیل اس تحریر کو ختم  
 کیا جاتا ہے۔ تذکرہ الاولیاء میں حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ کی بتدانی عاتقین  
 لکھا ہے کہ لیکھ ان آپ منہار عام کر رہے تھے۔ تمام اسکان دولتندہ ہی اپنی جگہ کھڑے  
 تھے کہ یکا یک ایک بیت ناک ٹھن کا آدمی نماں داخل ہوا اور سید ہاتھ کی طرف  
 چلا کہ سکو اس کے روکنے کی مجال نہ ہوئی۔ عجیب وہ بادشاہ کے قریب پہنچ گیا تو بادشاہ  
 نے اس سے پوچھا کہ تو کیا چاہتا ہے۔ جواب دیا کہ اس سرفراز نے میں اُمیر بادشاہ  
 نے کہا یہ تو میرا مکان ہے۔ ساغر خانہ نہیں ہے۔ خود وارد شخص نے کہا کہ تم سے پہلے  
 یہ کس کا گھر تھا۔ بادشاہ نے کہا میرے باپ کا۔ پوچھا اس سے پہلے کہا میرے دادا کا  
 دریافت کیا یہ سب کیا ہوئے۔ جواب دیا میرے گئے۔ کہا اس لیے تو میں نے اسے ساغر خانہ  
 کہا کہ اس میں ایک آنا ہے ایک جاتا ہے۔ یہ کلام کر کے وہ شخص باہر چلا گیا۔ بادشاہ  
 ابراہیم ادہم ہی اُسکے پیچھے پیچھے ہوئے۔ اور اس سے مستفسر ہوئے کہ وہ شخص کیا تو  
 تو کون ہے جو میرے سینے میں اتنی شوق بہر کا ہے جتنا ہی کہا کہ میں خضرؑ ہوں۔  
 احمد حجازی قدس سرہ العزیز کا بیان ہے کہ ایک فدا بن سماک بیمار ہوئے۔ میں  
 ان کا حال ایک پڑوسی طبیب کے پاس کہنے ہمارا ہند کہ اس سے میں ایک سال ان کا حال  
 کا پائیزہ اور صحر کہے پہنچے ہوئے ملا۔ اور مجھ سے پوچھنے لگا کہ کہاں کہتا ہے۔ میں نے  
 بتلادیا۔ اُسے کہا۔ سبحان اللہ خدا کے دوست کے لئے خدا کے دشمن کو رو دینے جاتے  
 ہو۔ جاؤ۔ واپس چلے جاؤ۔ اور ابن سماک سے کہو کہ جہاں وہ رہتا ہے وہاں آکر رہو۔  
 ہمیں۔ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَبِالْحَقِّ اَتَوَلَّوْهُ وَبِالْحَقِّ اَتَوَلَّوْهُ  
 آیت تک میں ابن سماک کے پاس آیا۔ اور اسے اس معاملہ کیا کیا کہہ کر۔ بہتر  
 اس جہان کی تعلیم کے موافق اس آیت کو پڑھا۔ یہ وقت صحت ہو گئی۔ اس کے بعد

مجھ سے کہنے لگے کہ تم سمجھو یہ جو ان کوں تھا میں نے کہا نہیں۔ فرمایا حضرت خضر  
 اعرض حضرت خضر کا وجود اسلامی دنیا میں سیکڑوں برس تک چھپا  
 غریب اسرار کا مجموعہ مانا جاتا ہے۔ کیا کے دنیاوی شائقین کی طرف دینی امور سے  
 ہی حضرت خضر کی تلاش لاکھوں آدمیوں نے کی جسکے اندے نے مسلمانوں کے  
 ہر گہر میں بیان کئے جاتے ہیں۔ کبھی موت ملا تو ان دھپ قصوں کا منبہا اقتباس  
 شائع کر دیا جائے گا۔ بالفعل قیامت تک کی طولانی عمر کا قصہ رکھنے والے  
 حضرت خضر علیہ السلام کے بیان کو ہمیں چھوڑنا جاتا ہے وہ

محمد الواحدی

## ضمیمہ

یہ لطف نرہد و نہرتی ہے کہ ہر فرقہ میں داخل ہوں  
کوئی دن انہیں شامل ہوں کوئی دن انہیں شامل نہیں

حضرت خضرؑ بھی عجب مہر کوئی محفل کوئی نرم ای نہ ہو کی جہاں آپ کی یاد پہنچا  
اوسان پرہو رتوں پر کوئی اثری بہیر پانگل نہ سے گی تو کہیں گی خوانِ خضر نیزہ کی  
دور و قبا۔ نام کا دونا کنوئیں پہ پہنچو گی یا ولیہ نکا کرتھاری نیاز و لواؤں کی بہرہ  
میں جب رانی ہو گی اور گہرے کسی برے پر الزام نہ ہو نہنا منلوں ہو گی کہیں گی تنے  
ہوا میں ہلو میشو بھی وہ جو کہتے ہیں ناؤ کس نے تو بولی خوارق افسر نے دیدن اور  
بند وستان کے شاعر تو شاید کوئی غزل قصیدہ لیا کہتے جوتھیرا کہتے کہو اور تھیرا  
تو کسنگ شیلے خضر فی تجرتہ کہن پیرہ می۔ دم و جہر و اس سوزا نند  
تھیرستان قنمت ساجو داڑ پٹیل کہ خضر را کہب جواں تشنی ارد سکند را  
ہر زندہ ہم ہیں کہیں دشناس خلق امخضر دم کہم کہ جو رہنے عجاوہاں کے لے  
آب بتانے گر بہت روک تھام کی پیری چلی نہ خضر علیہ السلام کی  
قرآن میں قرآن کی تفسیروں میں حدیث اوسیر کی کتابوں میں اقلیاء اللہ کی ملفوظات  
مکتوبات میں آپ کے رنگا رنگ حالات پائے جاتے ہیں آپ کا نام ارمیت یا  
ملکان بن لیان بن لیان بن سمعان بن سام اور کنیت ابو العباس و آپ  
شیراز سے دو کوس پر ایک گاؤں میں پیدا ہوئے آپ کی عمر کئی ہزار برس کی سی  
گنا سکی کچھ اہل نہیں ہے کہ آپ نے سکندر زری کے سات ظلمات میں جا کر آج  
وگنہگار کر لی کیا اور نہایت سپہ نعمت ہو گئے کیونکہ سکندر زری حضرت موسیٰ علیہ السلام



کے بعد پیدا ہوا ہے اور آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہیں پہلے اس جہان میں  
تشریف سکتے تھے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام بحکم الہی آپ کے ساتھ روحانی  
فیض حاصل کرنے کے لئے سفر میں رہے ہیں سو وہ کہف میں آپ کا قصہ صاف  
لکھا ہوا ہے درحقیقت آپ ذوالقرآن اکبر کے ہم عصر تھے جو حضرت صالح  
اور حضرت ابراہیم علیہما السلام سے پہلے گزر چکے ہیں آپ اسکے ہمراہ رومے زمین کے  
سفر میں شریک رہ چکے ہیں آپ کا لقب خضر اسویدہ ہے پڑ گیا ہے کہ آپ  
جس زمین پر پہنچے جاتے تھے وہاں فنا ہر حال آگ آیا کرتی تھی آپ کی ابدی  
زندگانی کا راز یہ ہے کہ آپ رحال اللہ میں سے ہیں اور رحال اللہ کی ارواح  
مقویٰ پر ہر ساعت اور ہر آن میں کئی باریاحی کی تجلی پٹنی رہتی ہے اور بحر شاد  
میں دم دم غوطہ دالتے رہتے ہیں اسلئے ان تک قفا اور ذوال کا دسترس نہیں  
ہوتا ہے اور بے کھنکے جیسے ہیں حضور پر نور فاطمہ المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی  
ملاوت سے پہلے ایک ہزار برس میں دو بار آپ کے آگے دانت اور نواہیں  
اوکھڑ کر دوسری نکلا کرتی تھیں مگر جب سے خواجہ عالم علی اللہ علیہ وسلم نے  
اس عالم میں جلوہ فرمایا ہے ایک سو ہیں برس بعد آپ کے دانت ٹوٹے ہیں  
اور نئے نکلے ہیں آپ کو کھل کا بھی بہت شوق رہا ہے اور آپ نے بہت سی  
بیویاں کی ہیں جن سے ہزاروں بچہ پیدا ہوئے ہیں اور معمولی عمر میں پا کر اغوش  
لحد میں جا سوئے ہیں مگر نہ کبھی کسی بیوی نے جانا کہ میاں ہمارے خضر ہیں نہ  
بچوں نے بھی تاکہ باوا ہمارے خضر ہیں جب آپ نکاح کرتے تھے اور قاضی  
پوچھتا تھا کہ آپ کا نام کیا ہے تو آپ فرمادیتے تھے مجھے مغربی کہتے ہیں مگر  
اب آپ نے تقریباً سات سو برس سے نکاح کرنا چھوڑ دیا ہے اور تجربہ میں اوقات  
بیکر کرتے ہیں آپ نہایت خلیق اور علنا شخص ہیں آپ انہی علوم و فنون

کیا اور زمین کے پوشیدہ خزانوں سے ضروریات میں مگر ان کی طرف التفات نہیں  
 فرماتے ہیں اور ہمیشہ معمولی انسانوں کی طرح بازاروں میں ضروری یا دلالی  
 کرتے ہیں اور اپنا اور اپنے دورفقوں کا درجہ بیکم ایڑوی آپ کے ساتھ رہتے ہیں  
 بیٹ پالا کرتے ہیں بعض وقت آپ کو قرض مانگنے کی بھی ضرورت پڑتی  
 ہے یہی کہہ کر آپ بیمار بھی پڑتے ہیں اور حکیموں سے رجوع کرتے ہیں اور وہ  
 کہا کر اچھے ہو جاتے ہیں جب تک حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے  
 نبوت نہیں کیا تھا عیب ہی اور اس کے بعد بھی حضور کی خدمت میں آپ مانگتے  
 رہتے تھے بہت سی حدیثیں اور دعائیں اور وظائف آپ سے مروی ہیں ایک بار  
 مدینہ شریف میں آپ کسی مصیبت باطنی سے ساربانوں کے ساتھ رہنے لگے  
 ساربانوں میں کسی بات پر تکرار ہوئی اور آپ میں مار کونائی ہونے لگی آپ نے  
 بھی اس وقت تک میں حصہ لیا ایک ساربان نے ایک پتھر آپ کے سر پر اٹھا مارا  
 جس سے آپ کا سر بہت گیا مین سینے تک آپ زخمی پڑے، مگر پھر آپ کا  
 گناہ بھر گیا اور آپ چلے گئے۔ ہم چشتیوں کی طاعت آپ کو راگ سننے کا بڑا ذوق  
 شوق ہے، اگر کہیں اہل اللہ کے ہاں سماع کی مجلس گرم ہوتی ہے تو حضرت  
 جی ہمیں بدکرا دیتے ہیں چنانچہ حضور محبوب پاک رضی اللہ عنہ کی مجلس میں  
 شریف لاکر آپ نے بارہا سماع کا ذائقہ لیا ہے کوئی علی کامل ایسا نہیں گندا  
 ہے جسکی آپ سے ملاقات نہ ہوتی ہو ایک بار آپ حضرت شاذلیہ رحمہ اللہ بن چلغ  
 دہی رضی اللہ عنہ کے ارستہ پر حاضر ہوئے اور غا و مہ سے کہلا بھیجا۔  
 میں آپ سے آیا ہوں۔ مگر حضرت چماغ دہی رضی اللہ عنہ نے کہا  
 یہاں سے فرمائیے فقیر کو اللہ اللہ کرنے سے فرصت نہیں ملتا نہیں سکتا  
 ایک بار حضرت عید محمد ہمدانی رحمہ اللہ علیہ کی خدمت میں جناب حضور اعلیٰ

4

1

[illegible]







